اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۳۹) مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

برکت حاصل کرنیکی امید

جب پادری ایڈونیرم جڈسن صاحب سے جو برہما کا پہلا مشنری تھا پوچھا گیا کہ کام کا کیا حال ہی اور پھل کی کیا امید تو اگرچہ اس وقت تک کوئی پھل نظر آیا تھا تاہم اس نے جواب دیا کہ The outlook is as bright as the promises of God. جس قدر خدا کے وعدے یقین دلاتے ہیں۔ اُس قدر آئندہ کا حال امید بخش ہی۔ جب جان الیٹ صاحب سے جو شمالی امریکہ کے اصلی باشندوں کا رسول تھا دریافت کیا گیا کہ ان میں کام کس طرح چلتا ہی تو جواب یوں دیا " کہ اگرچہ رکاوٹیں بہت ہیں اور یہہ لوگ نہایت وحشی اور سخت دل اور شہوت میں مستغرق ہوئے ہوئے ہیں تاہم کوئی زور اور قدرت دنیا میں نہیں ہی جو خداوند مسیح کی دل توڑنے والی انجیل کو رد کر سکتی ہی لہذا امید بہت قوی ہی کہ میں اس کام میں کامیاب ہونگا " تاریخ سے بلکہ برہما کی آجکل کی حالت سے معلوم ہوتا ہی کہ بزرگوں کی امید پوری ہوگئی جیسا کہ ہم نے پچھلے ہفتے بیان کیا۔ اُنہوں نے اپنے ایمان کو حال کے ضمیمہ میں گردانا اور کامیاب ہوئے۔ خدا کے وعدے اور قدرت موجود ہیں اور جو اُن کو کام میں لاتے ہیں فتح پاتے ہیں +

اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں خادمان الدین وغیرہ جلسوں میں فراہم ہوتے ہیں اور خدا کی بادشاہت کی ترقی اور کلیسیا کی بہتری اور بہبودی کے لئے غور و فکر کرتی ہیں۔ نیز مختلف جگاہوں میں کانفرنس اور کنونشن ہونگے جہاں لوگ ملکر خدا سے دعا کریں گے کہ عالم بالا سے قوت نازل ہو۔ اس وقت ہم کو سوچنا چاہئے کہ برکت حاصل کرنے کی امید رکھنی کس قدر مناسب ہی اور ہماری ذاتی اُمید کس درجہ تک قوی و مضبوط ہی۔ اگر ہم جڈسن صاحب کے قول کو یاد کر کے خدا کے کلام میں سے اُن کے وعدوں کو جمع کریں اور اُن پر غور کریں ہماری امید کاملیت کی طرف بڑھتی جائیگی۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے ہمیں پاکیزہ ہونے اور پھل لانے کیلئے بلایا جب ہم اُس سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں میوہ لانیکی قوت عنایت ہو تو ہم یقین کر سکتے ہیں کہ ہم اُس کی پاک مرضی کے مطابق مانگتے ہیں پس ہم کیونکر دلیر نہ ہوں۔ " اور ہمارا اعتقاد جو اُس کی بابت ہی سو یہہ ہی کہ اگر ہم اُس کی مرضی کے موافق کچھ مانگیں وہ ہماری سنتا ہی اور ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم اُس سے مانگتے ہیں وہ اس کی بابت ہماری سنتا ہی تو ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا تھا سو پاتے ہیں " ۱ یوحنا ۵ باب ۱۴ اور ۱۵ آیات +

ہم نے سنا ہی کہ لکھنؤ میں اکتوبر کے آخر میں بہت مناد جمع کئے جائیں گے نہ صرف اُس ضلع کے بلکہ اور ضلعوں کے بھی اور لعبد دعا اور بندگی کے ذریعہ سے طیاری حاصل کرنیکے سب کے سب ملکر ہندوؤں اور محمدیوں کے بیچ میں بڑے

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۲۔ سطر اول

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی سی اوپل صاحب } اسوسیئیٹ ایڈیٹرز

بقیہ

خدا کی کلیسیا اور اس کا آئندہ جلال

دانیئل نبی کے ستر ہفتوں کی پیشین گوئی ایک عجیب و غریب اور نہایت عمیق الہام ہے جس کا بیان کرنا ہمارے مدعا سے تعلق نہیں رکھتا مگر اتنا کہنا لازمی ہے کہ یاد رکھنا واجب ہے کہ اس پیشین گوئی کا سترواں ہفتہ ملتوی ہے اور ملتوی رہیگا۔ جب تک کہ کلیسیا۔ مسیح کے بدن کی بھرپوری نہووے۔ اس کا آغاز پنتیکوست کے دن سے ہوا۔ موجودہ حال کا زمانہ Dispensation اس بھرپوری کے لئے معین ہے اور جب اس کلیسیا۔ اس بدن کا ہر عضو مسیح سے پیوستہ ہو جائیگا تب دانیئل کا سترواں ہفتہ شروع کیا جاویگا۔ ممکن ہے کہ یہہ بدن تکمیل کے قریب ہو اور جب یہہ مکمل ہو جائیگا تو خداوند مسیح آسمان سے اُتریگا۔ کہ اس کلیسیا کو۔ اس بدن کو اپنے پاس لیجاوے۔ اور جب کلیسیا اُٹھ گئی تب یہودیوں اور غیر اقوام کے برتاؤ اور سلوک کا زمانہ یا وہ سترواں ہفتہ شروع ہوگا۔ یہہ مضمون نہایت ہی ضروری اور مفید ہے کیونکہ یہہ کلید ہے۔ اس بات کے ادراک کی کہ خدا فی زمانہ کیا کر رہا ہے اور کلیسیا کی تکمیل کے بعد کیا کیا ہوگا۔ کہ اس کلید کے بغیر پیشین گوئیاں غیر مفہوم رہتی ہیں +

اگر کوئی حقیقتاً مسیح مصلوب۔ مسیح قیامت یافتہ مسیح صعود یافتہ۔ مسیح جلالی پر ایمان رکھتا ہے تو وہ نیا مخلوق ہے بدن میں شریک۔ کلیسیا کا جزو سر کے متعلق۔ ہم پھر یاد دلاتے ہیں کہ فی زمانہ تین اشیاء موجود ہیں کہ خدا کی نظر تین اشیاء پر پڑتی ہے یعنے یہودی۔ غیر قوم اور خدا کی کلیسیا۔ ہر حقیقی مسیحی نہ یہودی ہے اور نہ غیر قوم لہذا آمیزش غیر واجب ہے۔ ایک ہی بدن ہے اور اس بدن میں ہر ایک سچا عیسائی متعلق ہے۔ پھر یہہ کہنا کہ تم فلاں کلیسیا میں شامل ہو۔ فلاں کلیسیا تمہاری ہے۔ فلاں کلیسیا ہماری ہے۔ بالکل درست نہیں ”۔ ایک ہی روح سے ہم سب ایک ہی بدن میں بپتسمائے گئے ہیں“

نہایت ضروری امر یہہ ہے کہ ہر ایک فرزند خدا بخوبی معلوم کرے کہ میرا تعلق کس سے ہے۔ میں نے کس چیز سے خلاصی حاصل کی ہے۔ میں کہاں پہنچایا گیا ہوں۔ اور کہ خدا میری بابت کیا فرماتا ہے۔ یہی کافی نہیں کہ ہم معلوم کریں کہ ہم عیسائی ہیں۔ مثلاً قلسیوں کے خط میں صاف ظاہر ہے کہ پولس ہرگز شک میں نہ تھا کہ وہاں کے عیسائی ایمان رکھتے تھے۔ یا نہیں بلکہ وہ اُن کے ایمان اور محبت کا چرچہ کر کے مشکور ہوتا ہے۔ اور اُن کی روحانی ترتیبی حالت پر خوش ہوتا۔ تاہم وہ دوسرے باب کے شروع میں اظہار کرتا ہے۔ کہ مجھ کو تمہارے سبب سے بڑا جنگ بلکہ جان کنی ہے۔ اس جنگ اور جان کنی کا سبب دریافت کرنا لازمی ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ ”اُن کے دلوں کو تسلی ہو اور وے محبت سے آپس میں گٹھے رہیں۔ تا کہ وے پوری سمجھ کی تمام دولت کو پہنچیں اور خدا یعنے باپ اور مسیح کے بھید کو جانیں جس میں حکمت اور معرفت کے سارے خزانے چھپے ہیں“ قلسیوں کو ۲ باب ۲ و ۳ آیات۔ مطلب یہہ ہے کہ پولس کو آرام نہ تھا جب تک کہ وہ اُن عیسائیوں کو کلیسیا یعنے مسیح کے بدن کی حقیقت کے بھید میں مضبوط جڑ پکڑے ہوئے دیکھ نہ لیوے۔ اس بھید کی تعریف افسیوں کے ۳ باب کی ۶ آیت میں یوں مرقوم ہے ”کہ غیر قومیں انجیل کے وسیلے سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور اُس کے وعدے میں جو مسیح کے سبب سے ہے ساجھی ہوں“۔ لہذا جیسا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ اعمال رسل کے ۲ باب میں اور اُس کے آخر پر ایک جسم۔ ایک بدن تیار ہوا یعنے پنتیکوست کے دن کلیسیا کا آغاز ہو گیا۔ مگر اس بدن میں فقط یہودی شامل تھے جب خدا کی باتوں کو جو رسولوں اور استفناس کی زبانی کی گئیں تھیں۔ اس قوم نے مردود ٹھہرایا۔ تو یہہ بھید پولس کے حوالے کیا گیا۔ خداوند نے آسمان سے اُتر کے اسکو پکارا۔ ”ای سولس ای سولس تو مجھے کیوں ستاتا ہے“ یعنے تو میرے بدن کے اعضاء کو کیوں ستاتا ہے۔ یہاں ضرور اس بھید کیطرف کم و بیش اشارہ ہے فرض کرو کہ کوئی شخص چھڑی لیکر تمہاری ٹانگ یا بازو پر مارے تو تم اُس کو یوں تو نہیں کہتے کہ ”تم میری ٹانگ یا بازو کو کیوں مارتے ہو“ بلکہ یوں کہتے ہو کہ ”تم مجھ کو کیوں ستاتے ہو“ چونکہ سب ایماندار ملکر مسیح کا بدن بنتے ہیں۔ اسلئے پولس کو قلسیوں کی بابت بڑا غم بلکہ جان کنی تھی کہ وہ جانتا تھا کہ اگر کوئی اس حقیقت سے ناواقف رہے تو اس کے دل کا جُٹنا۔ خداوند کی مرضی کے مطابق عمل کرنا مشکل ہے۔ حقیقی مسیحی کیریکٹر (Character) کا بننا۔ نیک وجودش کا اچھے ڈھانچے میں لانا۔ دلی خدمت زندگی کی ہدایت اور خدا کے فرزندوں کی خدمت اور قربانی کا حقیقی بھید اس جگہ موجود ہے اور خطرہ ہے کہ اگر کوئی مسیحی خدا کی منشاء کو جو کلیسیا کی نسبت ہے نہ جانتا ہو تو وہ اُس کے جلال کے لائق زندگی بسر نہیں کر سکتا +

واضح ہو کہ پولس رسول قرنتھس کی جماعت کی غلطیوں اور بدانتظامیوں کو بھی اسی حقیقت کے اظہار سے دور و دفع کرنے کی سعی و کوشش کرتا ہے۔ مثلاً وہ ۱۲ و ۱۴ ابواب میں انکو جتاتا ہے۔ کہ نعمتیں علیحدہ علیحدہ ہیں پر جسم اور روح ایک ہی ہے۔ اور کہ ہر ایک عضو کو دوسرے اعضاء کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ مناسب ہے۔ اور جماعت میں کس طرح کام کرنا واجب خصوصاً روح القدس کی نسبت اور نعمتوں کے

عمل کی نسبت کیسا چلن مناسب ہے وہ فرماتا ہے کہ ”اب تم مسیح کا بدن اور ایک دوسرے کے اعضا ہو“ حقیقی مسیحیت یہہ ہے کہ خداوند مسیح کے ساتھ جو ہمارا سر ہے ملے رہنا اور اس سر کی اپنے اعمال سے عزت کرنا۔ اُس کے تابع رہنا۔ اُسکی آمد کے منتظر اور مشتاق رہنا یہی حال تھا تسلنیکیوں کا اور اس کے علاوہ اَور کوئی مسیحیت نہیں ہے ٭

(حصہ دوم) دوسری بات جو قابلِ غور ہے سو کلیسیا کا مستقبل جلال ہے۔ مبارک خداوند خود کلیسیا کے لئے آویگا اُس کا دل کلیسیا پر فریفتہ و شیفتہ ہے۔ کہ اُس نے اسکو پیار کیا اور اپنے لہو سے خریدا ہے اور وہ اُس وقت کی انتظاری کر رہا ہے جس وقت وہ اُس کو اپنے حضور ایک جلال والی کلیسیا حاضر کریگا جس میں کوئی داغ یا چین یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہوگی۔ بلکہ سراپا پاک اور جلالی ہوگی اِس لئے مکاشفات کے آخر میں وہ تین مرتبہ فرماتا ہے ”دیکھ میں جلد آتا ہوں“ جس کا جواب ہر ایک ایماندار پکارتا ہے کہ ”ہاں خداوند یسوع آ“ خداوند اپنی کلیسیا کیلئے پھر آویگا لہذا مرقوم ہے کہ ”خداوند آپ دھوم کے ساتھ آسمان سے اُتریگا“ اور کہ ہم سب بدل جائیں گے۔ ایکدم میں مبدل ہونگے۔ یہہ حادثہ ہونیوالا ہے۔ ہم سب سوئینگے نہیں بلکہ ہم سب بدل جائیں گے۔ غور کرو ایکدم میں۔ آنکھ کے جھپکنے میں کیونکہ خداوند آپ آسمان سے اُتریگا۔ اور خواہ ہم جیتے ہوں یا قبروں میں (بہتوں کی مانند جو آگے گئے ہیں) ہم سب بدل جائیں گے۔ خداوند اس حادثہ کی انتظاری کر رہا ہے۔ وہ یوحنا کے ۱۷ باب میں فرماتا ہے ”اے باپ میں چاہتا ہوں کہ وے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے جہاں میں ہوں میرے ساتھ ہوں تاکہ وے میرے جلال کو دیکھیں“ وے بھی جو پیشتر چلے گئے ہیں اس حادثہ کے منتظر ہیں۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ وے اپنی حالت میں نہایت خوش ہیں کہ خداوند کے ساتھ ہیں مگر وے خداوند کی آمد کی انتظاری کر رہے ہیں کہ تب اُن کے جسم قیام پائینگے اور اپنی اپنی روحوں کے ساتھ پیوستہ ہو کر خداوند کے جلال میں کامل و تامہ شراکت و رفاقت کے قابل ہو جائیں گے۔ کہ وے اُس کے گوشت اور ہڈی میں شریک ہیں۔ ہر مسیحی کی یہی امید ہونی واجب ہے اور خدا کا شکر ہو کہ یہہ امید آجکل زیادہ زندہ اور چمکدار ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ جو کوئی خداوند کی اس قسم کی آمد کا خیال ظاہر کرتا وہ پاگل اور دیوانہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر آجکل ہزارہا دیندار موجود ہیں جو اس امید کو اپنی جان کا لنگر سمجھتے ہیں کیونکہ کلام الہی کے مطابق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خداوند کا آنا بہت نزدیک ہے اور یہی سبب معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے لوگوں کو اپنے آنے کی حقیقت کی نسبت بیدار کرتا ہے۔ یقیناً آوازِ خدا نکل چکی ہے ”دیکھو دولہا آتا ہے تم اُس کے استقبال کو نکلو“ خوش اور مبارک ہیں وے لوگ جو اُس کی انتظاری کرتے ہیں کیونکہ یہہ نہایت تسلی بخش اور روح کو تازہ رکھنے والی اور تقدیس کرنے والی حقیقت ہے ٭

لہذا مستقبل جلال کے منظر میں پہلا نظارہ مذکورہ بالا تبدیلی ہے۔ اُس کے بعد پرواز کی وقوع میں آویگی۔ یعنے مبدل ایماندار خداوند کی ملاقات کے لئے ہوا میں اُٹھائے جائیں گے۔ حنوک دنیا کی عدالت سے پیشتر اُٹھایا گیا۔ اور یہی حال کلیسیا کا ہوگا۔ نہایت مبارک اور اطمینان بخش یہہ خیال ہے کہ مسیح کی دید اور ملاقات نہایت خوشی بخش امید ہے اور یہہ امید تھوڑی دیر بعد پوری کیجاویگی۔ تب ہماری تمام امیدیں ہماری تمام خواہشیں پوری کیجائینگی۔ ہماری خوشی کامل اور ہمارا اطمینان تام ہوگا۔ تب ہم اُس مبارک منجی کو روبرو دیکھیں گے جس کو بغیر دیکھے اب ہم پیار کرتے ہیں۔ تب ہم اس کی آواز سنیں گے اور اُس کے چہرہ کو دیکھیں گے۔ اور اُس کے فضل کی بھرپوری سے پوری پوری واقفیت رکھیں گے ٭

خداوند نے فرمایا کہ ”میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان (محل) (Mansions) ہیں۔ اور میں تمہارے لئے جگہ تیار کرنے کو جاتا ہوں“ بہشت میں بہت سے محل ہیں مگر ایک محل ہے جو خدا کی کلیسیا کے لئے مخصوص ہے اور خداوند گیا ہے کہ اس جگہ کو تیار کرے کہ جہاں وہ ہے ہم بھی ہوویں۔ اے عیسائی تو بھی وہاں ہوگا کیونکہ اُس کا کلام سچ ہے۔ اُس کا وعدہ پُر یقین وہ اپنا انکار نہیں کر سکتا۔ تو باپ کے گھر میں ہوگا اور اُس محل میں رہیگا جس کو خداوند عیسیٰ نے اپنی حضوری سے اور اپنے لہو کی قربانی سے تیرے لئے طیار کیا ہے ٭

جب ہم متبدل ہو چکے اور پرواز کر گئے اور باپ کے گھر میں پہنچائے گئے۔ تب حادثہ نذر وقوع میں آویگا یعنے کامل کلیسیا مسیح کے حضور حاضر کیجاویگی اور اُس کے سپرد ہوگی کہ اُس کی جان کے دردوں کا حاصل ہے۔ ہم اوپر افسیوں کے ۵ باب کی طرف اشارہ کر آئے ہیں جہاں مرقوم ہے کہ ”مسیح نے کلیسیا کو پیار کیا اور آپ کو اُس کے بدلے دیدیا کہ وہ اُس کو اپنے حضور ایک جلال والی کلیسیا حاضر کرے جس میں کوئی داغ یا چین یا کوئی ایسی چیز نہ ہو بلکہ جو سراسر پاک اور بے نقص ہو“۔ تب یسوع کے حضور وے سب حاضر ہونگے جو مسیح کا بدن برّے کی دلہن اور زندہ خدا کی کلیسیا ہیں۔ ہاں وہ اِس کلیسیا کو اپنے حضور حاضر کریگا اور اس کا پیارا دل پیار سے یوں حس کریگا کہ یہہ وہ کلیسیا ہے جسکو میں پیار کرتا ہوں۔ یہہ وہ کلیسیا ہے جس کو میں نے مول لیا۔ یہہ وہ کلیسیا ہے جو میرے دل کو مجھ سے بھی عزیز تر ہے۔ یہہ میری دلہن ہے جس کے ساتھ میری ابدی یگانگت ہے۔ اِس نظارہ حاضری کی خوشی کا کون بیان کر سکتا ہے ٭

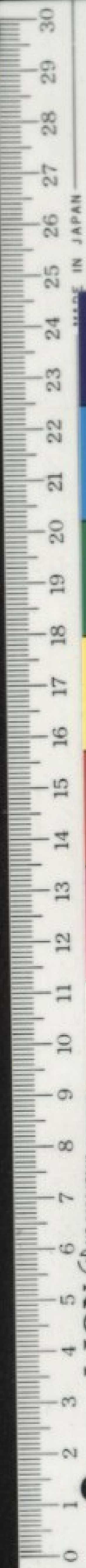
اِس حاضری کے بعد مسندِ عدالت کا حادثہ واقع ہوگا۔ اور ہم سب اُس کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے یہہ مسند عدالت ہمارے محب کی ہے۔ واضح ہو کہ اس مسندِ عدالت

کے حضور کسی ایماندار کی نجات کا فیصلہ نہ ہوگا کیونکہ اُس کے منجی نے صلیب پر دُکھہ اور موت اُٹھاکر اُس کی نجات کو حاصل کیا اور اُس کو روح کا بیعانہ بھی دیا جس سے ہر وقت ثابت ہوتا رہتا ہی کہ ایماندار مسیح میں سوا اور مسیح میں جیتا ہی اور کہ ابدی موت گذر گئی اور کہ اُس کی عدالت کبھی نہ ہوگی اور نہ وہ سزا کا مستحق ہی۔ پھر کوئی سوال کریگا کہ اس جملے کے کیا معنے ہیں جو ۲ قرنتیوں کے ۵ باب میں موجود ہی۔ کہ "ہم سب کو مسیح کی مسندِ عدالت کے سامنے حاضر ہونا ہی" یہہ جملہ اُن ایمانداروں سے متعلق ہی۔ جن کا ذکر اول آیت میں یوں آیا ہی کہ "ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا یہہ خیمہ سا خاکی گھر اُجڑ جاوے ہم خدا سے ایک گھر پاوینگے جو ہاتھوں سے نہیں بنا بلکہ آسمانوں میں ابدی ہی" یہہ وہی ہیں جو ۱۰ آیت میں مسیح کی مسندِ عدالت کے حضور حاضر کئے جائینگے۔ وے خوب جانتے ہیں کہ ہم سلامت اور محفوظ ہیں اور کہ آسمانی جلال ہمارا ہی بلکہ اِس سے بھی زیادہ کہ ہم یقین رکھتے ہیں کیونکہ روح القدس ہم میں سکونت کرتی ہی لہذا خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اِس مسندِ عدالت کے حضور کسی ایماندار کی نجات کا سوال ہرگز ہرگز برپا نہ ہوگا کیونکہ وہ سوال صلیب پر طے ہو چکا اور روح القدس جو ہماری میراث کا بیعانہ ہی ہم میں موجود رہتا ہی حق تو یہہ ہی کہ ہم اُس مسندِ عدالت کے حضور اُس حالت میں حاضر کئے جائینگے۔ جب ہمارے جسم جلالی اور ہم مسیح کی محبت میں ابدی خوشنود اور اُسکی حضوری میں فرداً فرداً خرم ہو نگے۔ فرض کرو کہ تم ایک سال کے لئے گھر سے غیر حاضر ہو۔ اور اپنی غیر حاضری میں تین چار بچے سپردگی میں چھوڑ گئے۔ جب تم واپس آئے تم ضرور ایک قسم کی مسندِ عدالت قایم کر کے اُن کو بلاؤ جن کی سپردگی میں تم بچے چھوڑ گئے تھے۔ اور ایک کی تعریف کروگے کہ وہ وفادار رہا اور ایک کو نرم سی ملامت کروگے جس نے تمہاری مرضی کو کامل طور پر پورا نہ کیا۔ اور ایک کو کہوگے کہ ممکن تھا کہ تو اس سے بہتر کام کرتا اسی طور پر مسیح کی مسندِ عدالت کے حضور ہر ایک جو کچھ اُس نے جسم میں کیا ہی خواہ بھلا خواہ برا اُس کے مطابق پاویگا" لہذا ایسا پرخا نسامانی کا اور نہ نجات کا سوال برپا ہوگا۔ یہہ جانکر کیا یہہ نہایت ضروری امر نہیں ہی کہ ایماندار ہمیشہ مسیح کی مسندِ عدالت کو اپنی نظر میں رکھکر ایسی چال چلے کہ ہمیشہ کہہ سکے کہ میں یہہ یا وہ کام اِس لئے کرتا ہوں کہ یہہ مسند ہمیشہ میرے سامنے ہی اگر ایسا ہو تو دل ہمیشہ مسیح کا وفادار رہیگا +

اس کے بعد مُقدسوں کا حال بہشت میں کیسا ہوگا؟

ہم اس کا جواب پورا پورا نہیں دے سکتے لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایک نہایت جلالی حادثہ وقوع میں آویگا یعنے برّے کی شادی ہوگی ہم سمجھتے ہیں کہ بموجب اول قرنتیوں کے ۵ اباب کے جب مسیح آویگا تب وے سب جو اُس کے ہیں اُس کی ملاقات کے لئے اُٹھائے جائینگے۔ اِس گروہ میں وے سب بھی شامل ہونگے جو اُس کے بدن اور خدا کی کلیسیا کے اعضا نہیں ہیں یعنے اِس گروہ میں ایماندار بھی شامل ہونگے جو آدم کے وقت سے اُس وقت تک مسیح پر ایمان لائے ہونگے۔ "وے جو مسیح کے ہیں"۔ آسمانی آرام میں داخل ہونے کے لئے خداوند کی ملاقات کے لئے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ سکونت کرنے کیلئے اُٹھائے اور قبول کئے جائینگے۔ لہذا ہم خداوند کی حضوری کا حظ اُٹھاتے ہونگے پیشتر اس کے کہ بادشاہت کے جلال نمودار کئے جائیں اور کہ زمین کے باشندوں پر عدالتیں نازل ہوتی ہونگی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد مکاشفات کا ۱۹ باب تکمیل پاویگا جب یہہ پکارا جاویگا "برّے کا بیاہ آپہنچا ہی اور اُسکی دُلہن نے آپ کو سنوارا ہی"۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکاشفات کے ۱۹ باب کے اس حصہ میں آسمانی مقدسوں کے دو حصے کئے جائینگے۔ یعنے اوّل وے مقدس جو برّے کی دلہن میں شامل ہیں اور دوم وے مقدس جو برّے کی شادی میں بلائے گئے ہیں۔ اب انفصال اور خاص صورت کا وقت ہوگا۔ اُس کے بعد سب بہشت سے خروج کرینگے اور یسوع کے پیچھے پیچھے ہو لینگے جب وہ شریروں پر اپنی درست عدالتیں نازل کرنے کو شعلہ زن آگ میں غضبناک ہوکر آویگا۔ جب یہہ کہا جاویگا کہ "برّے کا بیاہ آپہنچا ہی اور اس کی دلہن نے آپ کو سنوارا ہی" ہم سمجھتے ہیں کہ اُس وقت تک تمام مقدس بہشت میں خواہ وے جو کلیسیا میں شامل اور خواہ وے جو شامل نہیں ہیں ملے جُلے بغیر فرق رہتے ہونگے مگر بیاہ کے وقت ہی کلیسیا علیحدہ اور خاص جگہ اور درجہ حاصل کریگی کیونکہ یہہ ثابت کیا ہی کہ کلیسیا مسیح کا بدن اور دُلہن ہونے کی حیثیت کی وجہ سے ضرور علیحدہ اور خاص ہی ہی اور شادی کے لئے سنوارنا گویا علیحدہ اور خاص ہونا ہی ہی۔ باقی مقدسوں کا درجہ اور ہی کشف کیا گیا ہی یعنے "شادی میں بلائے گئے" یا ناظرین۔ حاضرین۔ اراکین جلسہ۔ مکاشفات کے ۴ باب میں دونو گروہ میں یکجا ایک درجہ میں اور "بزرگوں" کے لقب سے ملقب ہیں مگر جب کلیسیا نے بموجب خدا کے فضل اور ازلی ارادہ کے اپنا درجہ اور مرتبہ اور جگہ حاصل کر لی تب اُس کے بعد سب "بزرگ" معدوم ہی یعنے لقب "بزرگ" مستعمل نہیں ہوا ہم ایک جملہ یعنے "جو برّے کے بیاہ میں بلائے گئے"۔ پڑھتے ہیں یعنے جو شادی میں مہمان یا ناظرین اور حاضرین کے طور پر حاضر ہیں۔ ہم کو ذرا بھی کلام نہیں کہ وے مقدس بڑا کامل خوش اور مبارک ہونگے اور مسیح کے ساتھ بادشاہت میں شریک ہونگے۔ مگر ہم کو یہہ نہیں جتایا گیا کہ جلال میں انکا کیا اور کونسا درجہ ہوگا اور ہم کو صاف صاف خبر ملتی ہی کہ خدا کی کلیسیا مسیح کے بدن اور دلہن کی ایک علیحدہ اور خاص جگہ ہی +

اس کے بعد کیا ہوگا؟ اس کے بعد اظہار ہوگا کیونکہ خدا کا ارادہ ہی۔ پولس رسول ظاہر کرتا ہی کہ "تمام خلقت مل کر اب تک کہتی ہیں مارتی اور اُسے پیڑیں لگی ہیں" اور کہ خلقت "خدا کے فرزندوں کے اظہار کی راہ تکتی ہی"۔ اب تو



کوئی نہیں جانتا کہ خدا کے فرزند کون کون ہیں۔ زمین پر ایسے ممالک ہیں جو عیسائیوں سے آباد ہیں مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُن میں حقیقت میں خدا کے فرزند کون کون ہیں کیونکہ ابھی اُنہوں نے اظہار نہیں پایا مگر خدا کی مرضی ہے کہ وے اظہار پاویں اور دنیا پر ظاہر کئے جاویں مثلاً عیسیٰ نے فرمایا کہ " دنیا جانے کہ تو نے مجھے بھیجا ہے اور اُن کو پیار کیا ہے جیسا تو نے مجھ کو پیار کیا ہے" یہہ اُس کی دعا تھی جو یوحنا کے ۱۷ باب میں موجود ہے۔ پھر ہم تسلنیقیوں کے ۲ خط کے اول باب میں پڑھتے ہیں کہ "خداوند یسوع مسیح آسمان سے اپنے زور آور فرشتوں کے ساتھ ظاہر کیا جاویگا۔ جب وہ اپنے مقدسوں کے درمیان جلالی ہوگا اور اُن سب میں جو اُس پر ایمان لاتے ہیں تعریف پاویگا" نہ مقدسوں سے بلکہ مقدسوں میں یعنے اُن کے درمیان میں اُن کے ساتھ ساتھ جلال پاویگا۔ "گویا ہم بیشمار چھوٹے چھوٹے برتنوں کی مانند ہونگے جنمیں وہ اپنے جلال کو بھر دیگا اور دنیا دیکھیگی کہ خدا کے فضل کی دولت جو اُس نے مسیح میں ہم پر ظاہر کیا ہے بے حد ہے۔ لہذا جب ہم مسیح کے ساتھ ظاہر کئے جائیں گے تو دنیا دیکھیگی کہ یہہ وہ لوگ ہیں جو مسیح کے خون سے خریدے گئے تھے۔ وے تب دیکھیں گے کہ ہم مسیح کے جلال ہیں۔ اُس کے جلال میں شریک ہیں تب مسیح اپنے مقدسوں میں جلال پاویگا +

یہہ اظہار نہایت عمیق غور کے لایق ہے کہ بموجب مکاشفات ۱۹ جب کہ آسمان کھل جائیں گے اور یہہ سفید گھوڑے پر سوار ہوکر نکلیگا اور فوجیں جو اُس کے پیچھے پیچھے ہونگی۔ نہ فقط کلیسیا ہے بلکہ تمام مقدس لوگ جو آسمانوں میں جگہ رکھتے ہیں۔ اُس وقت زندہ مسیح کے ساتھ زندہ شریروں کی عدالت میں شریک۔ زمین پر اُس کے راج اور سلطنت میں شریک۔ شریر مردوں کی عدالت میں اُس کے ساتھ شریک۔ جب وہ عظیم الشان سفید تخت کے حضور حاضر کئے جاوینگے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ رہکر اُس کے جلال و آرام میں شریک

گر ہم تو دنیا پر خصوصاً دلہن برے کی جورو کی شکل اور حیثیت میں ظاہر کئے جائیں گے۔ یہہ بات مکاشفات کے ۲۱ باب میں اظہار پاتی ہے جہاں کہ ایک فرشتہ نے یوحنا کی توجہ کو ایک حقیقت کی طرف مائل کیا اور کہا " ادھر آ میں تجھے دلہن یعنے برے کی جورو دکھاؤں"۔ اب یہہ جورو ہے۔ ۱۹ باب میں بیاہ کی تکمیل ہو چکی ہے۔ فرشتہ نہیں کہتا کہ " میں تجھے ایک شہر دکھاؤں" کیونکہ یہہ ایک مجازی شہر نہیں ہے۔ یہہ ایک تشبیہہ ہے۔ مثلاً ۱۸ باب میں جب یوحنا کو کسی بابلن دکھائی گئی تب بھی اُس نے ایک شہر کا نقشہ دیکھا جس میں ان تمام کا خون تھا جو زمین پر قتل ہوئے تھے اور بیشک یہہ کسی بابلن کوئی مجازی شہر نہیں ہے۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ کلیسیا خدا کے پاس سے آسمان پر سے نازل ہوگی اور کہ وے قومیں جنہوں نے نجات حاصل کی ہوگی اس کی روشنی میں چلینگی جس طرح سورج جو آسمان میں ہمارے سروں پر لاحق اور ہم کو نور بخشتا اور ہم اُس کے نور میں چلتے پھرتے ہیں اسی طرح کلیسیا ہوگی کہ لوگ جنہوں نے نجات پائی ہوگی اور نگاہ کریں گے اور دلہن۔ برے کی جورو کو دیکھیں گے جو ابھی ارادہ اور مرضی کے مطابق منور اور کامل ہوگی اور خدا کے جلال سے ملبس +

یہاں پر ہم کو جتایا جاتا ہے کہ کلیسیا کی نیو میں رسولوں کے نام تھے اور افسیوں میں ہے کہ اُس کی تعمیر رسولوں کی بنیاد پر ہوئی کیونکہ وے اُس کے تعلیمی مبانی تھے۔ ۲۱ باب کی خوبصورت تشبیح ہم کو ہزار سالہ یعنے زمین پر ہزار سال تک مبارک بادشاہت میں داخل کرتی ہے۔ کوئی سوال کر سکتا ہے کہ تم یہہ نتیجہ کیوں اور کس طرح نکالتے ہو؟ اور کہ کیا یہہ ابدی حالت کا نقشہ نہیں؟ ہم جواب دیتے ہیں کہ ہرگز نہیں۔ اور کہ ہمارا نتیجہ صحیح ہے کیونکہ مرقوم ہے کہ " اُس درخت کے پتے قوموں کی شفا کیلئے تھے" اور مابعد ہم پڑھتے ہیں کہ ابدی حالت میں " نہ موت نہ غم اور نہ نالہ ہوگا" ہزار سالی

ہیں اگرچہ یہہ عرصہ یہہ زمانہ بے قیاس خوشنودی اور مبارکبادی کا زمانہ ہوگا۔ کچھ نہ کچھ نقص رہیگا۔ بموجب یسعیاہ کے ۶۵ باب یہہ زمانہ گناہ۔ لعنت اور موت سے قطعی آزاد اور خالی نہ ہوگا۔ نیز یہہ زمانہ ہزار سال تک محدود ہے۔ زمین پر قومیں موجود ہونگی جو اس شہر یعنے کلیسیا کی روشنی میں چلیں گی مگر ہم خیال کرتے کہ ابدی حالت میں ہرگز ہرگز قومیں نہ ہونگی۔ قوموں کی ہستی میں تفریق موجود ہے۔ خداوند یسوع میں تفریق معدوم ہے۔ ابدی حالت میں ایک ہی قوم۔ ایک ہی بدن۔ ایک ہی کلیسیا۔ سب کچھ ایک ہی ہوگا +

یہانتک تو ہم نے کلام الہی کے بموجب خدا کی کلیسیا اور اُس کے مستقبل جلال کا اظہار کیا مگر ابدی حالت کی نسبت ایک دو لفاظ پیش کرنا ضرور ہے کہ بغیر اس کے ہمارا مضمون کامل مفہوم نہ ہوگا +

کلیسیا۔ مسیح کی دلہن۔ مسیح کا بدن ابدی صفات سے موصوف ہے۔ کلیسیا ابدی ہے نہ فقط اِس لحاظ سے کہ اسکو ابدی نجات حاصل ہے بلکہ جو ایماندار اب خدا کی کلیسیا سے متعلق ہے ابدالاباد وہ خدا کی کلیسیا میں رہیگا۔ ثبوت اس کا مندرجہ ذیل مقامات سے حاصل ہوتا ہے۔ اول۔ افسیوں کے خط میں (واضح ہو کہ یہہ خط خصوصاً کلیسیا کا ذکر کرتا ہے) دوسرے (۲) باب میں مرقوم ہے کہ "خدا نے ہم کو اُس کے ساتھ اٹھایا اور مسیح یسوع میں شامل کئے ہوئے آسمانی مکانوں میں اُس کے ساتھ بٹھایا۔ تاکہ وہ اپنی اُس مہربانی سے جو مسیح یسوع میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نہایت دولت کو دکھاوے" +

" آنے والے زمانوں " پر غور لازمی ہے۔ ہزار سالی ایک زمانہ ہے اور جو اس کے بعد ہوگا وہ ابدی حالت ہے یعنے زمانوں کا زمانہ۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ کلیسیا بموجب اِس لوغتہ کے ابدیت میں ایک علیحدہ اور خاص جگہ اور

درجہ اور مرتبہ رکھیگی - مگر ایک اور نوشتہ ہے جو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ ہمارا دعویٰ حق ہے - ۳ باب کے آخر میں مرقوم ہے کہ "اُس کو کلیسیا کے درمیان مسیح یسوع میں پُشت در پُشت ابدالآباد جلال ہووے"۔ یہاں پر ذکر ہے کہ کلیسیا پُشت در پُشت زمانہ بزمانہ ابد تک کلیسیا ہی رہیگی - اِس سے بڑھکر اور کیا صاف اور صریح ثبوت ہوگا +

آخر میں ہم ناظرین سے یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی مسیح میں نہ ہو وہ کلیسیا میں نہیں اور اگر کلیسیا میں نہیں اور نہ دُلہا اور نہ دُلہن کے دوستوں میں جیسا کہ پنتی کوست کے دن سے پیشتر کے مقدس لوگ تھے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ جلال سے باہر ہوگا جہاں اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور رونا و دانت پیسنا اور چھاتی پیٹنا اور ماتم کرنا - جس میں مسیح کی روح نہیں وہ مسیح کا نہیں - جو مسیح کا نہیں وہ کلیسیا میں نہیں اور جو کلیسیا میں نہیں وہ جلال میں نہیں اور جو جلال میں نہیں وہ ضرور ذلت اور تباہی اور ابدی ہلاکت میں ہے - ممکن ہے کہ کوئی ظاہرا عیسائی کہلاوے بلکہ دیندار نظر آوے اور نماز و بندگی میں ہمیشہ حاضر رہتا ہو - موت میں دینداروں کی قبر میں جانا اور لوگ اس کو بڑا دیندار تصور کرکے اُس پر ماتم کرتے ہوں - تاہم سوال یہی ہے کہ اگر وہ مسیح میں نہیں تو اُس کا حصہ و بخرا کلیسیا میں نہیں اور وہ جلال سے محروم ہے - اگر کوئی اِن سطور کو پڑھکر لرزاں اور ترساں ہووے اور سوال کرے کہ میں کیا کروں کہ کلیسیا میں داخل ہوؤں تو جواب وہی پُرانا جواب ہے کہ تو خداوند یسوع پر ایمان لا اور ہمیشہ کی زندگی تیری ہے اس کے سوا تجھ کو اور کچھ کرنا نہیں - جو کچھ ضرور تھا سب خدا نے کر دیا ہے اب فقط تجھ کو ایمان لانا ہے - خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا کہ جو کوئی (کالا - گورا - بوڑھا - جوان مرد - عورت - لڑکا - لڑکی - دولتمند - غریب - ظاہرا دیندار - بیدین - کسی ملک کا باشندہ - کیسا ہی گنہگار ہو غرض ہر کوئی) اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے راہ اور حق اور زندگی یہی ہے - اس کا حصول مسیح پر موقوف ہے +

مُراسلات

بقیہ

کنعان سے آدھے پر رہگیا

بہت ایسے ہیں کہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے نجات کے دروازہ پر پہنچ گئے ہیں - انہوں نے حلقہ در بھی پکڑ لیا ہے - بلکہ اس کو ہلانا بھی شروع کر دیا ہے - حتیٰ کہ اندر سے جواب آواز بھی آئی کہ "چلے آؤ" صرف ایک قدم میں بیڑا پار تھا - لیکن شیطان یہہ دیکھکر بہت گھبرایا - اور اپنا دام تزویر لیکر آگے بڑھا - اُس نے دنیاوی لذتوں کی دلکش اور نظر فریب تصویروں کا البم (مرقعہ) فوراً پیش نظر کرکے اُن پر اِس طرح کا اثر ڈالا کہ اُن کی حدوں سے غیر معمولی آرزو ٹپکنے لگی اور دل میں یہہ ہوس پیدا ہوئی کہ ابھی ٹھہر جاؤ - دنیا کا اور مزا لے لو - (مجھے امید ہے کہ شیطان نے تمہارے دل میں بھی اس قسم کے خیالات پیدا کر دئے ہیں -) آخر کار یہہ بدنصیب دھوکے میں آ گئے اور دروازہ سے یہہ کہکر ہٹ گئے کہ پھر کبھی کسی عمدہ موقعہ پر اندر چلیں گے - مگر افسوس وہ موقعہ پھر نہ آیا - جنت کا راستہ ایک دفعہ ایسا گم ہوا کہ پھر نہ ملا - ہم میں اکثر ایسے ہیں کہ طیر اکی طرح نہ صرف کنعان کا آدھا راستہ طے کر لیتے ہیں

بلکہ آدھے سے بھی بہت آگے بڑھکر بھٹک جاتے ہیں - بعض اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں - جہاں تک وہ لوط کا پہنچا تھا - یعنے خداوند تعالیٰ کی بادشاہت کے عین قریب مگر افسوس یہہ بھی اندر داخل ہوئے بدون گم گشتہ ہو جاتے ہیں ناظرین میں شاید ایک بھی ایسا نہ ہوگا کہ وہ گذشتہ پر نظر ڈالے اور اس کو اکثر ایسا موقعے یاد نہ آجائیں جب کہ وہ دروازہ نجات کے پاس پہنچ چکا تھا - کیا تمہاری یہہ آرزو نہیں کہ تم اور آگے بڑھتے - اب تو نہیں - مگر بچپن میں ضرور تمہاری یہہ آرزو ہوگی - کیا تم نے کبھی نہیں چاہا کہ تم ایک سچے اور پکے مسیحی بنجاؤ - کبھی کبھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ بچپن کا زمانہ مسیحی بننے کے قابل نہیں ہوتا - مگر جو لوگ پکے مسیحی ہیں وہ ذرا اس کا جواب دیں تو تمہیں معلوم ہو کہ وہ کس قدر حسرت سے کہتے ہیں کہ ابتداء عمر میں مجھے اکثر بلکہ ہر وقت اپنی نجات کا خیال رہتا تھا - کاش میں اُس وقت اِس خیال کا اتباع کرتا!

ابھی کچھ دنوں کا ذکر ہے کہ مجھے ایک لیڈی سے باتیں کرنے کا اتفاق ہوا - جو تھوڑے عرصے سے گرجا کی پابند ہوئی تھی مجھے عند التذکرہ کہنے لگی کہ مذہبی زندگی شروع کرتے ہی میں نے خوشی اپنے ایک پہلے زمانہ کے دوست کو خط لکھی - جو نیویارک میں رہتا تھا - اور اس میں اظہار مسرت کے بعد اُس کو بھی دعوت مذہب دی - اُس کے جواب نے میری کمر ہمت توڑ دی تھا میں تو وہی معمولی شکریہ کے لفافہ تھے کہ میں تمہاری ہمدردی کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں - اِسکے بعد لکھا کہ مجھے ہرگز امید نہیں کہ میں اب کبھی مسیح سے رجوع کروں اور سچ یہہ ہے کہ ان باتوں سے مجھے اب کچھ دلچسپی بھی نہیں رہی - کاش ابتدائے عمر میں میرا خیال کرتا - یہہ تدبیریں ہیں جن سے ہم شیطان کے جال میں پھنس جاتے ہیں - جال کا پہلا بند تو ہمیشہ یہہ نصیحت ہوتی ہے کہ ابھی تم بہت کم سن ہو - ان باتوں کے قابل نہیں - اور آخری بند یہہ کہ اب تم بہت بڑھے ہو گئے ہو - اس قابل نہیں رہے - تم دیکھتے ہو کہ پہلا بند ہی وہ کس پھرتی سے دوسرا بند ڈالدیتا ہے - تمہیں بیچ میں اپنی

فٹ نوٹ - ناظرین اصحاب شائقین کتب الہامیہ سے التماس ہے کہ اگر ذرا بغور مضمون مندرجہ بالا پر اپنے عمیق خیالات کو فراخی دیں اور عنان قلم کو آزاد کریں تو فائدہ سے خالی نہ ہوگا - مگر جو کچھ تحریر کریں تابع کلام الٰہی ہو ورنہ بے سود ہوگا - اڈیٹر

حالت بھی نہیں ملتی کہ اِن شیطانی وسوسوں سے علیحدہ ہو کر مسیح کیطرف ارادتاً قدم اٹھاؤ۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ جسطرح طیرا کنعان کیطرف چلا تھا۔ تم بھی اسی طرح مسیح کی جانب بڑھتے ہو تو جہانتک اُس سے ہو سکتا ہے وہ ایسے پھندے ڈالتا ہے کہ تم خواہی نخواہی پھنس جاتے ہو۔ اور راہِ خدا میں آدھے پہ رہجاتے ہو۔ منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔

اب تم ہی بتلاؤ کہ کیا طیرا کے واقعاتِ زندگی سے تمہاری موجودہ حالت کی تصویر نہیں کھنچتی۔ کیا تمہیں یہہ عذر ہے کہ تم نے خدا کی پاک آواز نہیں سنی۔ روح القدس نے تمہارے فرائضِ زندگی کی تصریح نہیں کی۔ اور یہہ نہیں کہا۔ کہ گناہ سے باز آؤ۔ اور مسیح کیطرف رجوع لاؤ کیا تم نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی۔ کہ نیک راستہ پر چل پڑے۔ تم نے خدا کی عبادت کلامِ پاک کی تلاوت بھی شروع کی۔ اُسکی خوشنودی حاصل کی کیا یہہ حالت آدھی منزل طے کر لینے کے برابر نہیں۔ اس سے تمہارے بہت سے گناہ چھوٹ گئے مسیح سے روحانی قرب حاصل ہو گیا۔ اور گو تم آدھے پہ رہتے نظر آتے ہو۔ مگر نہیں تو بھی کہو گا کہ کیا فرض ہے کہ اگر طیرا آدھا راستہ طے کر کے رہگیا۔ تم بھی رہجاؤ۔ اگر نہیں۔ تو بس اب عقلمند بنو۔ صدق و اخلاص سے کام لو اور اپنی اصلی حالت کا چارہ کار کرو۔ یہہ بڑا گناہ ہے +

کنعان تمہارے سامنے ہے اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ بڑھو اور قبضہ کرو۔ جب تک ہم جوش خلوصیت نہ پیدا کریں گے کنارِ سلامتی پر نہ پہنچ سکیں گے۔ قول پاک ہے کہ "تم مجھے ضرور ڈھونڈو گے اور اگر خلوص نیتی سے ڈھونڈو گے تو ضرور بالضرور پاؤ گے" اسلئے جویندہ یابندہ۔ وہ بیدلی کی بندگی قبول نہیں کرتا۔ کنعان سے آدھے پہ رہجانا اور آدھی اطاعت کرنا ایک ہی بات ہے یہہ ہرگز مناسب نہیں۔ نہ اُس کے انعام کو ٹالنا درست ہے جب وہ ہم پر اپنا بہترین انعام ارزانی فرمادے۔ یعنے نجاتِ ابدی بخشے۔ تو تمہیں کیا زیبا ہے کہ اس کے حصول میں۔ تذبذب کرو تامل کرو سہل انکاری کرو۔ یہہ تو ایک طرح کی تذلیل اور نافرمانی ہوئی۔ بس تو گویا تم نے اپنی تذبذب کا فیصلہ گناہگاری پر کیا۔

پھر اگر تم طیرا کی طرح حاران میں رہگئے ہو تو تمہاری حالت نہ صرف معصیت کارانہ ہے بلکہ نہایت مصیبت خیز ہے۔ طیرا نے اپنے وطن اور ہموطنوں کو بھی چھوڑا۔ اور ارضِ موعود بھی نہ پہنچ سکا۔ حاران میں کوئی اُس کا دوست آشنا نہ تھا۔ پس اگر وہ یہاں ٹھہر گیا تو یہہ ٹھہرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی جنگل میں بے گھر بے درتن تنہا ٹھہر جائے۔ جو لوگ مسیح سے آدھے پہ رہگئے ہیں۔ اُن کی حالت بھی اسی قدر مصیبت خیز ہے۔ گویا اس کے یہہ معنے ہیں کہ وہ اپنے پچھلے طور طریقے اختیار کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اور آگے بڑھنے کی جرأت نہیں رکھتے غرضکہ مسیح سے آدھے راستہ پہ ہونا بھی نہایت ہی خطرناک حالت ہے۔ کیونکہ نہ تو اتنے بیدین ہوتے ہیں کہ گناہ سے لذت حاصل کریں اور نہ اتنے بے گناہ ہوتے ہیں کہ دینداری کا پورا پورا لطف اٹھائیں۔ نہ تو اس قابل کہ گناہ سے کچھ دن اور سرور الوقت ہولیں۔ اور نہ ایسے کہ دینداری ہی کا مزا لے لیں۔ انہیں مذہبی بیم تو ہے مگر اچھا نہیں۔ وہ اپنے فرائض سے گرانبار تو ہیں مگر دینی مسرت کی توقع نہیں رکھتے۔ ہائے! تذبذب بھی کیا بری حالت ہے۔ جب تک یکسوئی حاصل نہ کروگے۔ کنارِ سلامتی اور نجات پر نہ پہنچ سکوگے۔

مگر اس سے بھی بڑھکر ایک اور مشکل ہے۔ وہ یہہ کہ تمہاری حالت نہ صرف معصیت کارانہ۔ نہ صرف افسوسناک۔ بلکہ مخدوش اور خطرناک بھی ہے +

شاید تمہیں یہہ زعم ہو کہ جب جزوی راستہ طے کر لیا ہے تو انجام بخیر ہوگا۔ مگر نہیں۔ طیرا اسی آدھے پہ پہنچکے مر گیا۔ حالت اُسی طرح مخدوش ہے۔ سرزمینِ کنعان کے صدر پہ پہنچکر مرنا بھی ایسا ہی ہے کہ گویا کبھی چلے ہی نہ تھے۔ ادھورا مسیحی اور غیر مسیحی ایک ہی بات ہے۔ جس شخص نے ادھوری نجات حاصل کی اُس نے درحقیقت ادھوری ہلاکت پائی۔ اب ایک آخری نصیحت ادا کرتا ہوں۔ وہ یہہ ہے۔ تمہارا فرض۔ صریح اور بیّن فرض ہے کہ۔ بڑھو اور ارضِ کنعان پر قبضہ کرو +

نہ آدھے پہ دم لو۔ نہ کنارہ پہ ٹھہرو۔ نہ تذبذب اور تامل کرو۔ بلکہ بڑھے چلو۔ بڑھے چلو اور قبضہ کر لو۔ ہائے کیسی پاکیزہ سرزمین ہے۔ ہائے مسیحی ہونا بھی کیسی بڑی خوشی کی بات ہے! اِس سے باز رہنا نہ صرف گناہ ہے۔ بلکہ نہایت حماقت۔ نہایت خوفناک۔ بڑی ہی بدنصیبی ہے +

مجھے یاد ہے کہ ایک نوجوان جو تم سب میں بھلائی سے یاد کیا جاتا تھا۔ بڑا تن و مند۔ مرنج و مرنجان دل۔ ہونہار۔ بڑا زندہ دل اور پُر امید۔ گرجا کا پکا پابند اور مسیحی والدین کی آغوش میں پرورش یافتہ۔ اور دینیات سے خوب واقف۔ بد اتفاقی سے ریل کے نیچے آگیا۔ ایک پادری صاحب جو اُس کو دمِ واپسین میں تلقین کرنے گئے تھے۔ اُس نے بیان کیا۔ کہ "جناب۔ میرا مدت سے ارادہ تھا کہ مسیح کا ہو کے مروں" مگر ہائے کتنا افسوس ہے کہ جس قدر دو چار سانس باقی رہگئے تھے وہ بھی اِس فضول افسوس اور پچھتاوے میں یونہی گذار دئے کہ کاش میں یہہ نیک ارادہ پورا کر سکتا۔ حالانکہ تلافی مافات کا وقت تھا +

پس اے دوستو! مجھے اجازت دو کہ تمہیں اپنے مولا۔ اپنے آقائے ولی نعمت کا پیغام۔ بڑی شفقت مگر بڑے جوش خلوصیت سے پہنچاؤں۔ تاکہ تم اُن کی تعمیل کرو مگر کب کرو؟ اب۔ آج اسوقت۔ ہاں۔ اے ہلاکت کے قریب پہنچ جانیوالو! آج شام کو اور اسیوقت! اگر کوئی کامیابی کوئی فتح و نصرت برگزیدہ و ارجمند ہو سکتی ہے تو یہہ ہے۔ کس کی فتح تمہاری روح تمہارے برگزیدہ اور حسنہ خصائل کی دنیائے دنی پر نفسِ امارہ پر شیطان لعین پر۔ صرف خوشنودی اللہ تعالیٰ۔ اور نجاتِ ابدی حاصل کرنے کے لئے۔ لڑو! لڑو! یہانتک کہ معاملہ یکسو ہو جائے۔ دیر نہ کرو۔ اب لڑو۔ کہو کہ "جب خداوند گار ہے تو میں حاران میں دم تک نہ لونگا" اگر تم یہہ نیک ارادہ کروگے اور اس پر عمل بھی کروگے تو میں نہایت وثوق سے یقین دلاتا ہوں کہ آج سے زیادہ تمہارے

لئے کوئی مسرت خیز دن نہ ہوگا جو دم تم مسیح کی بندگی میں گزارو گے۔ کبھی اس کو تضیع اوقات سمجھکر پچھتاؤ گے ❖

راقم۔ پادری جرارڈ۔ بی۔ اے۔ ہاک۔ ڈی۔ ڈی ❖

واقعات اور رائیں

اہل ہنود کی خوش اعتقادی

آئے دن سنا جاتا ہی کہ فلاں شہر میں ایک ہندو شخص نے اپنی زبان کاٹکر دیوی کو بھینٹ چڑھادی اور دیوی ماتا کی شکتی سے زبان بالکل درست اور گویائی کی طاقت پھر بحال ہوگئی۔ خوش اعتقاد ہندو لوگ اس کو ایک معجزہ اور دیوی کی سچائی کا ثبوت تصور کرتے ہیں۔ اور نئی روشنی والے آریہ اور دیگر مذاہب کے پیرو اس کو فقط ایک پاکھنڈ اور سادہ لوح عوام کو ٹھگنے کا ہتکنڈہ سمجھتے ہیں۔ ان ہردو متضاد خیالات کے درمیان فیصلہ کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ اس لئے ضرور ہی کہ اس امر میں کسی مستند جراح کو ثالث قرار دیکر قطعی طور پر دریافت کیا جائے کہ زبان کاٹنے سے پھر درست ہو سکتی ہی یا نہیں اور کہ تکلم پر اس کا کیا اثر ہوتا ہی۔ ہم فن جراحی کے استاد یکتا اور لندن یونیورسٹی کے مشہور پروفیسر اور پریزیڈنٹ آرگس صاحب کی کتاب "علم و عمل جراحی" کی دوسری جلد میں سے چند سطور اقتباس کرتے ہیں۔ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ "اگرچہ زبان پر عمل جراحی کرنے سے کچھ عرصہ تک تکلم میں ضرور فرق آجاتا ہی لیکن عموماً تہائی یا نصف زبان کٹ جانے پر طاقت بالکل بحال ہو جاتی ہی۔ زبان کی رگ و ریشوں میں اصلی حرکت بآسانی جاری ہو جاتی ہی اور کسی حد پر زبان پھر درست بھی ہو جاتی ہی۔ بلکہ ساری کی ساری زبان کو نکال ڈالنے سے گفتنی کی طاقت قائم رہتی ہی اور کلام کرنے کی طاقت جو اوّل اوّل قدرے زائل ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ بالآخر اصلی حالت پر آجاتی ہی۔ یہانتک کہ سامع کبھی گمان تک نہیں کرسکتا کہ متکلم کی زبان حقیقت میں کٹی ہوئی ہی۔ ابتدائی مسیحی صدیوں میں عیسائی شہیدوں کی اذیتوں میں سے اور بدعتی لوگوں کی سزاؤں میں سے زبان کو کاٹ ڈالنا ایک بڑی وحشیانہ سزا ہی۔ مسیحی شہیدوں کے حالات لکھنے والے حیرت سے بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ اس سزا کا مدعا گفتگو کی حالت کو زائل کرنا تھا لیکن اس کا مطلق کچھ اثر نہ ہوا اور کہ جن لوگوں کی زبان کاٹی جاتی تھی وہ پیشتر کی طرح بآسانی گفتگو کر سکتے تھے۔ اُن کی رائے میں یہہ ایک معجزانہ کارروائی تھی۔ لیکن زمانہ حال کی جرّاحی نے سکھایا ہی کہ خواہ زبان کسی مرض کے باعث نشتر سے کاٹی جائے خواہ جلاد اسکو بدعتی کے دہن سے نکال پھینکے اُس کی طاقت جلدی بحال ہو جاتی ہی اور یہہ بحالی علم فزیالوجی کی رو سے ثابت ہی۔ نہ کہ کوئی ایسا معجزہ جو صحیح ایمان کی اشاعت کے لئے معرض ظہور میں لایا گیا"۔

جراحی کا فیصلہ نہایت صاف ہی۔ اب ہندو صاحبان کو لازم ہی کہ اس قسم کی طفلانہ کارروائیوں سے دست بردار ہوں۔ تاریکی کے زمانے گذر گئے۔ اگر حقیقت میں اُن کو دیوی ماتا کو خوش کرنا منظور ہی تو کوئی اور سبیل اختیار کریں۔ عوام کو معتقد بنانے کے لئے شاید آنکھ یا ناک یا کان کاٹنا بہتر طریق ہی۔ دیکھئے کون جوانمرد سب سے پہلے اس میدان میں اترتا ہی ❖ (راقم ایل۔ ایم۔ ایس)

دربارہ محبت

لا کلام انجیل مقدس معدن و مخزن محبت ہی۔ لیکن جوہر اقدس کی ہیئت کو صفحۂ کاغذ پر کھینچکر دکھلانا نہ کہ دشوار بلکہ محال ہی اور قوت مدرکہ اُس کے ادراک میں بلا فیضان یزدانی مقصر اور مجبور اور عقل انسانی اُس کی کُنہہ سے ہزاروں کوس دور ہی۔ محبت کی محبت جس فرد بشر میں نہیں وہ کس مصرع کا مصداق ہی۔

ع۔ عود را گر بو نباشد ہیزم است۔ اور جو اس کے فیض سے مستفیض ہوئے لا شک فیہ خودی کی بو اُن کے وجود سے معدوم ہے۔ دیکھو سوانح عمری حواریان۔ ہم بلا محابا بر سر بام بصدا بلند یہہ کہتے ہیں کہ بلا ملت مسیحی کے مذاہب مروجہ مصنوعہ انسانی میں اس کی بو بھی پائی نہیں جاتی۔ ای طالبان صداقت و عارفان حقیقت بلا وجود حقیقی امورات دینی و دنیوی کا انتظام و انصرام دشوار ہی۔ جو اس سراج الکائنات سے معرا اور مبرا ہیں یہ اُن فیوض کا ادبار ہی۔ درحقیقت یہہ ایسے اسم سے موسوم ہی کہ انتقام کا نام اس کے دفتر سے معدوم ہی۔ بلکہ زبانِ قلم بھی اس کی ثنا میں صُمٌّ بُکمٌ ہی۔ فی الحال ہم ان چند اشعار کو نذر ناظرین کرتے ہیں ملاحظہ فرماویں ❖

کھینچے تصویر محبت وہ مصور کہاں ہی
ایسی فہمیدہ کا عالم میں تہوّر کہاں ہی
مانی کھینچیگا یہہ تصویر عیاذاً باللہ
اُس کو یہہ عقل و فہم اور تصور کہاں ہی
بن ہیولا کے بھی تصویر کھنچا کرتی ہی؟
وہ مربع و مثلث و مدوّر کہاں ہی
ذات اللہ محبت ہی وہ قائم ہی مدام
ہی یہہ فرمان خدا اس میں مکرر کہاں ہی
جب فرزند خدا جس میں نہیں جلوہ گر
ہی وہ گھر مثل قبر اس میں منور کہاں ہی
لکھتے میں صفت و ثنا جو ہر ذاتِ اقدس
لیک تعریف حقیقی کا محرر کہاں ہی
کشتی حب سے بڑھکر کے سفینہ نوح سے

تا خدا ابن خدا اور منوّر کہاں ہے

بھر روحانی سے تصویر محبت کھینچو

خالی باتوں سے سمجھانا یہہ موثر کہاں ہے

کھتے ہیں لفظ محبت کا۔نہیں شمہ بھر

تجربہ کہتا ہے تو تجھ سا مزوّر کہاں ہے

اے خالق کائنات و بانی مبانی موجودات تو اپنی رحمت ابدی اور محبت قدیمانہ سے جو بوسیلہ اپنے ابنِ وحید کے ہم نالائقوں پر ظاہر فرمائی کہ جس کا شکریہ ادا کرنا محال ہے اب تو اُسی محبت کی تاثیر کو ہمارے پژمردہ دلوں پر ڈالکر اُن کو از سرِ نو سیراب اور تر و تازہ فرما تاکہ ہم اپنے شفیع اور منجی مسیح مصلوب کے حلقہ بگوش بنے رہیں +

آمین ثم آمین -

(الراقم - پادری امام مسیح بپٹسٹ مشن کلکتہ)

سنگوئی میں ریڈنگ روم

قریباً بارہ سال سے برابر یہاں مسیح خداوند کا کلام بڑی خوبی سے بشیران انجیل سے سنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ مشن نے بھی اپنی عنایت سے لوگوں کی ہمدردی کے لیئے مشن سکول قریباً چار پانچ سال سے کھول دیا ہوا ہے۔ جس میں خداوند کا کلام بڑی خوبی سے پڑھایا جا رہا ہے بشارت بھی عمدہ طور سے ہوتی ہے۔ لیکن تاہم کچھ کسر نظر آتی ہے جس کے رفع کرنے کے لیئے سنگوئی کی مسیحی جماعت نے بامداد ہیڈ ماسٹر صاحب مشن سکول (جو کہ ہندو ہیں) یہہ تجویز کی ہے کہ ایک ریڈنگ روم مدرسہ کے متعلق کھولا جاوے چنانچہ ہیڈ ماسٹر صاحب و دیگر چند صاحبان نے اپنی اپنی عنایت سے اخبار اور کتب عنایت کیں ہیں۔ اور وعدہ بھی بہتوں نے دینے کا کیا ہے۔ مسیحی بھائیوں نے ویسا ہی کیا ہے۔ لیکن پھر بھی ریڈنگ روم نامکمل ہے۔ اِس لیئے آپ کو سنگوئی کی مسیحی جماعت ایک عمدہ ذریعہ سمجھ کر تمام مسیحی بھائی اور بہنوں سے استدعا کرتی ہے۔ کہ جو جو صاحبان خیر خواہان دین ہیں اپنی اپنی فیاضی کو یہاں کام میں لاویں۔ اور فیاضی سے کتب یا اخبار عنایت فرما دیں۔ تاکہ خوش اصلوبی سے ریڈنگ روم کا کام چل نکلے۔ رسید کتب یا اخبار مع شکریہ بذریعہ اخبار نور افشاں شایع کیجاویگی + فقط +

(خاکسار فضل الدین عیسائی - از سنگوئی ضلع جہلم)

جناب اڈیٹر صاحب

آپ نے ۳۰ جولائی کے نور افشاں کے سوال کا جواب میں جلد نہ لکھ سکا چونکہ ۲ اگست سے میں سفر کرتا رہا اور فرصت نہ ملی۔ اب فارغ ہوا کہ جواب لکھوں۔ آپکو معلوم ہو کہ جو مضمون میں نے لکھا تھا۔ جہانتک میرا تجربہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ صحیح ہے۔

اُن مشن سکولوں میں جہاں سرکاری امداد ملتی ہے اِس ڈر سے کہ کہیں گرانٹ کم نہ ہو جائے دنیاوی مضمونوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ بائبل کے گھنٹے ریاضی و انگریزی یا اور کسی مضمون میں جس میں لڑکے کمزور ہوں صرف کئے جاتے ہیں۔ کئی سکولوں میں سبت سکول بھی نہیں ہوتا بائبل کے سالانہ امتحان کی بھی پرواہ نہیں کیجاتی۔ لڑکوں کے چال چلن پر بھی اتنا غور نہیں کیا جاتا۔ صرف یہی لگی رہتی ہے کہ لڑکے زیادہ پاس ہوں۔ انسپکٹر صاحب کا ہر دم خوف رہتا ہے۔

یہہ حال خاصکر اُن مشن سکولوں کا ہے جن کو سرکاری امداد کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور مشن فنڈس کم ہیں +

میں آپ کو پانچ سے زیادہ سکولوں کے نام بتا سکتا ہوں جہاں ایسی بے پروائی سے بائبل کا کلام ہوتا ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ صرف نام ہی کے لیئے مشن سکول ہیں۔ کیا بس یہہ کافی ہے کہ پرائمری اور مڈل اور انٹرینس کلاسوں میں ۹۵ فی صدی لڑکے پاس ہوں۔ سرکِٹ میں اوّل رہیں اور گرانٹ زیادہ ملے۔ کیا صرف انہیں باتوں سے ہمیں یہہ کہنا چاہیئے کہ مشن سکول بہت ترقی پر ہے۔ کیا صرف اسی خیال سے امریکا اور سکاٹلینڈ کی مشنری سوسائٹی روپیہ صرف کرتی ہیں یہہ تو سب پر آشکارہ ہے کہ مشن سکولوں کا مدعا اصلی کیا ہے جس واسطے یہہ قائم کئے گئے ہیں۔ وہی مطلب نہ پورا ہو تو کیا فائدہ +

کئی بائبل ٹیچر جو تجربہ کار ہیں جانتے ہیں کہ بائبل کی تعلیم جیسی چاہیئے ٹھیک نہیں ہوتی +

میرے خیال میں اُن سکولوں کے نام لکھنے کی اشد ضرورت نہیں۔ جو اس مضمون کو پڑھیں گے خواہ ہیڈ ماسٹر منیجر یا بائبل ٹیچر۔ جو کہ پنجاب میں مشن سکولوں سے تعلق رکھتے ہیں اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ کس سکول کی ایسی حالت ہے +

دیکھئے آجکل آئی سی منیجر میں مشن سکول اور سند یافتہ اُستادوں کے مضمونوں میں کیا لکھتے ہیں اس سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ گرانٹ اور سرٹیفکٹ سسٹم وغیرہ کے جھمیلے اور ڈر سے مشن سکولوں کی اصلی پالیسی کے عمل کرنے میں بہت فرق آ جاتا ہے +

(راقم - جی - اے - راؤ)

مظفر نگر

آریہ مشن ضلع مظفر نگر خاص میں بتاریخ ۹ اگست ۱۸۹۷ء ۱۶ سولہ آدمیوں نے بدست جناب پادری اے - این - اسکاٹ صاحب بپتسما پایا۔ یہہ لوگ خاص شہر اور دیہات کے باشندے ہیں اور ہماری خدا سے یہہ دعا ہے کہ اُن نو مریدوں کو بہت مضبوطی و برکت بخشے

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

ہنگو۔ ستمبر ۱۵۔ جنرل یمن ہزبگ کا دستہ فوج ۱۲ تاریخ کی آدھی رات کو گلستاں کی مدد کو گیا۔ انہوں نے گوگرہ پہاڑی پر دشمن کو جمع پایا۔ اُن کو شکست دی۔ اور گلستاں کیطرف کوچ کیا +

ایک بجے بعد دوپہر کے ۱۴ تاریخ کو انہوں نے دشمنوں کے ایک بڑے گروہ کو جو فورٹ لوکھارٹ اور گلستاں کے درمیان تھا بھگا دیا +

شملہ۔ ستمبر ۱۶۔ ۱۲ تاریخ کی دوپہر کو دشمن گلستاں میں آئے۔ اہل قلعہ نے محاصرہ کی تیاری کی۔ چار بجے سہپہر کو دشمن دس گز کے فاصلہ پر آ جمع ہوئے۔ ۱۳ تاریخ کو دشمن دیواروں کے قریب پہنچے۔ جن کا شمار بڑا تھا افسر اور سپاہی تیس گھنٹے تک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہے +

ایک ہولدار اور ۱۶ سپاہیوں نے پچاس گز کے فاصلہ سے دشمنوں کے جھنڈے پکڑ لیے +

جمرود۔ ستمبر ۱۵۔ کل تیسرے پہر خیبر ریفلس کے ۹۵ نکمیشنڈ افسر اور شتوری سپاہی معہ صوبہ دار جوار خاں کے لنڈی کوتل سے معہ اپنے ہتھیاروں کے خوشی کا باجہ بجاتے ہوئے یہاں پر آ پہنچے +

لنڈن۔ ستمبر ۱۷۔ راجہ کپور تھلہ قسطنطنیہ میں پہنچ گیا ہے +

فورٹ لوکھارٹ۔ ستمبر ۱۴۔ جنرل معہ فوج کے آدھی رات کو ہنگو سے روانہ ہوا اور چار گھنٹے میں لکتیں پہنچا +

علی الصبح انہوں نے گوگرہ پہاڑی پر حملہ کیا۔ اس جگہ دشمن دو اور تین ہزار کے درمیان جمع تھے اور گیارہ جھنڈے تھے۔ توپیں چھوڑی گئیں۔ دشمن خوب گولیاں چلاتے رہے مگر آخر کو بھاگ گئے۔ ہمارا نقصان ۷ سپاہی اور ایک نائک۔ دشمن کا نقصان نامعلوم +

لنڈن۔ ستمبر ۱۷۔ سفیران دول مقیمہ قسطنطنیہ نے آخرش یونان اور روم کے صلح نامہ کے مسودہ میں نئے دفعات کو شامل کر دیا +

صلح نامہ جس پر آخرش سفیران دول نے اتفاق کیا ہے اُس میں یہہ قرار پایا ہے کہ تھسلی اُس وقت سے ایک ماہ کے بعد خالی کیجاویگی۔ جبکہ مالی آمدنی پر مجوزہ ضبط ہو جاویگا +

لنڈن۔ ستمبر ۱۷۔ امریکہ سے خبر آئی ہے کہ نو ارلینس کے آس پاس زرد (یلو) بخار پھیلا ہوا ہے +

لنڈن۔ ستمبر ۱۷۔ سرکاری طور پر اشتہار ہوا ہے کہ سر ولیم لوکھارٹ سر جارج وھیٹ کے بعد ہندوستان کے کمانڈر انچیف ہونگے +

شملہ۔ ستمبر ۱۷۔ خبریں آئی ہیں کہ بونزوال کے پانچہزار آدمی دریائے شاکوٹ اور موراہ کے نزدیک جمع کر رہے ہیں ؞

فورٹ بارہ۔ ستمبر ۱۸۔ کل صبح کو خبریں آئیں کہ تقریباً پانچ سو آفریدی معہ باجوں اور جھنڈوں کے مقام ڈورا میں جمع ہو گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا تھا کہ حملہ ہوگا۔ اہل قلعہ کی مدد کو نابھہ امپیریل سروس ٹروپس کی آدھی بٹالین زیر کمان کپتان کرافورڈ وہاں پہنچی۔ رات کے وقت امن امان تھا +

لنڈن۔ ستمبر ۱۹۔ کل مقام پیرا میں صلح نامہ بین یونان اور روم پر دستخط ہو گئے ہیں +

شملہ۔ ستمبر ۱۹۔ ویسرائے نے ملکہ معظمہ سے ذیل کا تار پایا۔ مجھ کو اس قدر بہادر افسروں اور سپاہیوں کے جنگ میں کام آنے سے سخت رنج ہے۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ مجروح کی حالت کیا ہے۔ فوج کا کام قابل تحسین ہے +

پشاور۔ ستمبر ۱۸۔ یہاں پر خبر پہنچی ہے کہ جنرل جیفریز کی فوج نے سخت نقصان اُٹھایا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ فوج دو حصہ ہو گئی +

نو افسر کام آئے اور زخمی ہوئے۔ لفٹنٹ کرافورڈ۔ آر۔ اے۔ اور لفٹنٹ ہیوز ۳۵ سکھ کے قتل ہوئے۔ جنرل جیفریز زخمی ہوا۔ اور ۱۲۲ سپاہی قتل ہوئے

سندا۔ ستمبر ۱۷۔ ۲۰۰۰ دشمنوں نے کمپ پر کل رات حملہ کیا۔ ایک بجے بعد دوپہر تک بندوقیں چلاتے رہے رات کے وقت اُن کا ایک بڑا گروہ دہنے پرے کیطرف جمع ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آگے کو بڑھیں گے مگر اُن کی جرأت نہ پڑی۔ ایک دوسرے کو گالی دیتے سنائی دیتے تھے۔ کہ کیوں ہم آگے کو نہ بڑھے۔ حملہ ایک بجے صبح کے بند ہوا +

پنج گورہ۔ ستمبر ۱۸۔ کہتے ہیں کہ ہدی ملا کے پاس دو تین سو طالب۔ مامند اور گنار کے بدمعاش اس جگہ سے ۱۲ میل پر جمع ہیں۔ ۹ بجے صبح کو خبر پہنچی کہ کمپ وگھالسی پر حملہ کیا گیا۔ ۸ بجے صبح سے ڈھائی بجے شام تک حملہ ہوتا رہا۔ دو افسر بیلی اور ٹامکنس ۳۸ ڈوگرا مارے گئے۔ لفٹنٹ ہیرنگٹن سخت مجروح ہوا۔ ایک سپاہی اور ایک ہولدار مارا گیا۔ ایک دیسی افسر اور ۴ سپاہی زخمی ہوئے۔ دشمن کا نقصان معلوم نہیں ہے +

شملہ۔ ستمبر ۲۲۔ جنرل بلڈ کی فوج پر ۱۹ کی رات کو مقام نواگائے پر ۱۵۰۰ دشمن کے لوگوں نے حملہ کیا۔ اُنکی اول قطار کے سپاہیوں کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں۔ وہ ہمارے قریب پچاس گز کے فاصلے پر بڑھے مگر ہماری طرف سے گولیاں چلائی گئیں اور اُنکا حملہ روکا گیا +

نکاہی۔ ستمبر ۲۲۔ آج کی خبر ہے کہ جنرل جیفریز نے زوگئی کے قلعہ کو جو پہلے عمرا خاں کا تھا اُڑا دیا +

مضامین مفید المبتدین

پتّی کی تمثیل

ایک روز ایک ڈالی نے ایک چھوٹی سی پتّی کو آہ وزاری کرتے سنا جیسا کہ پتّیاں اکثر جبکہ ہوا چلتی ہی کیا کرتی ہیں - یہہ سنکر ڈالی نے پتّی سے پوچھا - ای پتّی بتاتو سہی یہہ کیا بات ہی؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھے آج ہوا نے کہا ہی کہ کسی نہ کسی دن میں تجھ کو کھینچکے زمین پر گرادونگی اِس ہی سبب سے میں آہ وزاری کرتی ہوں ڈالی نے یہہ جواب پاکر شاخ سے کہا جس نے جاکر درخت سے یہہ ماجرا کہہ سنایا - جب درخت نے یہہ سُنا اُس نے ہلکر پتّی کو یہہ کہلا بھیجا مت ڈر مجھ کو مظبوطی سے تھامے رہ اور تو نہ گریگی - اِس دلاسے سے پتّی نے اپنی آہ کشی موقوف کی اور اُس وقت سے گرمی بھر ماہ اکتوبر تک گاتی بجاتی رہی جب کہ موسم خزاں آیا پتّی نے اپنے گردنواح کی پتّیوں کو خوبصورت ہوتی اور اپنے اوپر زرد اور اَور قسم کے رنگ لاتے ہوئے دیکھا - اِس حال کو دیکھکر اُس نے درخت سے پوچھا کہ اِس کل کا کیا مطلب ہی؟

درخت نے جواب میں کہا یہہ سب اُڑنے کی تیاری کرتی ہیں اور خوشی کے سبب اُنہوں نے اپنے اوپر یہہ خوش رنگ لئے ہیں - تب تو پتّی کے دل میں بھی جانے کا شوق ہوا اور اِس ہی خیال میں وہ خوبصورت بنتی گئی - جب خوب رنگیلی اور چمکیلی ہوئی تو اُس نے اپنے ساتھ کی پتّیوں کو بدرنگ پاکر یوں سوال کیا - ای ساتھیو تمہارا ایسا خراب رنگ کیوں ہی جبکہ ہمارا سنہلا ہی اُنھوں نے جواب دیا کہ ہم اپنے کام کرنے کے کپڑے پہنے ہیں اِس سبب سے کہ ہمارا کام اب تک تمام نہیں ہوا لیکن تمہاری پوشاک جو ہی سو خوشی اور خرمی کی ہی کیونکہ تمہارا کام تمامی پر پہنچا - اُس ہی وقت ہوا چلی اور اُس چھوٹی پتّی کو کہ اُس کو معلوم بھی نہ ہوا کچھ بلندی پر لیجا کے ایک پہاڑ جہاں سینکڑوں پتّیاں پڑی تھیں گرا دیا +

اِس سے ہم یہہ سیکھتے ہیں کہ انسان کی زندگی چندروزہ و بے ثبات ہی پر لازم و ضرور ہے کہ جب تک جیتے ہیں اپنا کام کئے جائیں کیونکہ رات آتی ہی جس میں سوکر کبھی نہ اٹھیں گے +

تمثیل

کئی سال گذرے ڈبلن شہر میں ایک غریب آدمی جھاڑو لیکر ایک چوک کو جھاڑا کرتا تھا تاکہ گذرنے والوں کا لباس میلا نہ ہو - اُس کو اس کام کے لئے طلب ملتی تھی مگر جو کچھ گذرنے والے دے دیا کرتے تھے اُسی پر گذارہ کیا کرتا تھا - اور اُس کا خیال بھی یہہ ہی تھا کہ اگر چوک کو اچھی طرح صاف کر رکھوں تو لوگ مجھے بہت پیسے دینگے - ایک روز دستور کے موافق جب وہ وہاں کھڑا تھا ایک صاحب نے جو وکیل تھا اپنا ہاتھ اُس کے کاندھے پر رکھکر کہا کیا تجھ کو معلوم ہی کہ تو ایک لاکھ روپیہ سالیانہ کا وارث ہی غریب نے حیران ہوکر پوچھا کیا یہہ سچ ہی؟ وکیل نے جواب دیا بیشک مجھے ابھی خبر ملی ہی کہ تو ہی وارث ہی - غریب مارے خوشی کے جھاڑو وہیں پھینک وکیل کے ساتھ اپنی میراث لینے چل پڑا +

کیا ایسے لوگ نہیں ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم آسمانی اور ابدی میراث کے وارث ہیں اور تو بھی اپنے جھاڑو کو مضبوط ہاتھ سے پکڑے رہتے ہیں - اور اِسی فانی جہان کی کم قدر نعمتوں کی طرف زیادہ خیال کرتے ہیں؟

ای انسان ایمان کی آنکھ سے آسمان کی طرف دیکھ! خدا نے اِس دنیا کے مال اور دولت سے اچھی نعمت تیرے واسطے تیار کی ہی اپنے جھاڑو کو چھوڑ اور ابدی میراث ڈھونڈھ +

دو بیٹونکی ماں باپ کے ساتھ محبت

دنیا کے بعض اطراف میں ایسے پہاڑ ہوتے ہیں جن میں سے کبھی کبھی دھواں اور راکھ اور آگ کے شعلے نکلا کرتے ہیں اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ گویا پگھلے ہوئے پتھروں کا دریا اوپر سے نکلکے نیچے کی طرف گرتا اور اُبلتا ہی اور ہر ایک چیز کو جو اس کے آگے راہ میں آپڑتی ہی جلاکر راکھ کر دیتا ہی - مثلاً وسوویُس نامی آتشی کوہ جو شہر ناپولی کے پاس ہی +

بہت برس گذرے کہ ایک آتشی پہاڑ سے ایسی طرح کے شعلے دہشت ناک نکلنے شروع ہوئے اور جتنے لوگ اُس پہاڑ کے نزدیک رہتے تھے بڑی گڑبڑ میں پڑے اِس گھبراہٹ میں ہر ایک شخص جو جس چیز کو زیادہ قیمتی سمجھتا تھا اُسے لیکر بھاگ نکلا - اُنہیں میں سے دو شخص جو دونوں حقیقی بھائی تھے اپنے مال و اسباب کو بڑی جلدی کے ساتھ اُٹھائے لئے بھاگے جاتے تھے اِسی حالت میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی ہمارے ماں باپ بڑہاپے اور ضعیفی کے سبب اِس آفت سے کبھی نہ بھاگ سکینگے اور اُنکی جانوں سے زیادہ ہمارے لئے اور کونسی چیز قیمتی ہی؟ - چلو پہلے اُنکو لے آئیں - الغرض وہ دونوں اسباب کو وہیں گرا کے لوٹے اور ایک نے باپ کو اور دوسرے نے ماں کو کاندھے پر اُٹھا کے اُس آگ اور دھوئیں میں سے باہر نکالکے انہیں سلامتی کی جگہ میں پہنچا دیا اور پھر لوٹ کے کچھ اسباب بچانے کیلئے کوشش اور فکر کی +

دھوم دھام سے کام کرینگے اس قسم کا انتظام Campaign ہم کو بہت مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہر ایک ضلع میں کام اس طرح سے کیا جائے تو بہت اچھا ہوگا۔ ممکن ہے کہ جو بھائی کہیں اکیلا کام کرتا ہے وہ کبھی کبھی کسی قدر ہمت ہار جائے۔ اگر تین چار اور رسناد ملکر اس کے پاس آجائیں اور اس کے ساتھ کام کریں اور پھر وہ ان کے ساتھ جا کر کسی اور اکیلے بھائی کی مدد کرے تو سبھوں کو تقویت حاصل ہووے۔ خیر یہ تو صرف انتظام کی بات ہے۔ تقویت کا اصلی وسیلہ خدا کا فضل اور اُس کے وعدے ہیں۔ خواہ ہم اپنی یا اپنی جماعت کی کمزوریوں یا اُن رکاوٹوں کی طرف دیکھیں جو شیطان ہندوؤں اور محمدیوں کے ذریعہ سے پیش کرتا ہے تو یہ ایک وعدہ ہے جو بہت تسلی دہ ہے اور اس لایق ہے کہ ہم اُس کو ہمیشہ یاد رکھیں ”جو تم میں ہے ... یعنے خداوند مسیح ... سو اُس سے جو دنیا میں ہے ... یعنی شیطان ... بڑا ہے“ پہلا یوحنا ۴ باب ۴ آیت ✚

چند ہفتوں سے منشی کے نہ ہونے کے سبب سے ہم نے اپنی سادہ اُردو کو پہلے صفحہ پر درج کر دائی امید ہے کہ آگے کو پھر دستور کے موافق مزے کی اردو آپ لوگوں کے واسطے تیار کیجائیگی۔ ہماری کوشش یہ رہی کہ بڑے بڑے خیالات پیش کئے جائیں اور ہم کو اُمید ہے کہ اس میں ناکامیاب نہ رہے تاہم اُردو کی کمی کے سبب سے معافی مانگنی پڑتی ہے ✚

لیک میموریل بائبل کا امتحان

بابت ۱۸۹۵ء

اوّل۔ سینیر مسیحی درجہ میں ۲۲ امتحان میں شامل ہوئے۔ اوّل تین کامیاب کو انعام ملے۔ یعنے نمبر اوّل۔ جلال الدین۔ نمبر دوم جیمیس ویس۔ بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔ نمبر سوم۔ ایڈمارک۔ الگزنڈرہ ہائی سکول امرتسر ✚

دوم۔ جونیر مسیحی درجہ میں ۲۹ امتحان میں شامل ہوئے۔ اوّل تین کامیاب کو انعام ملے۔ یعنے۔ نمبر اوّل۔ جھنڈا۔ چرچ مشن سکول۔ نارووال۔ نمبر دوم۔ گہنا۔ دم سی۔ ٹی۔ ہائی۔ سکول سیالکوٹ۔ نمبر سوم۔ فخر الدین۔ بی۔ ہائی سکول۔ بٹالہ ✚

سوم۔ سینیر غیر مسیحی درجہ میں ۳ امتحان میں شامل ہوئے۔ صرف اوّل یعنے دنی چند۔ سٹوڈنٹ فورمن کرسچن کالج کو اوّل انعام ملا ✚

چہارم۔ جونیر غیر مسیحی درجہ میں ۵۷ امتحان میں شامل ہوئے۔ اوّل تین کامیاب کو انعام ملے۔ یعنے۔ اوّل۔ شنکر۔ سی۔ ایم۔ ایس۔ سری نگر۔ دوم۔ محمد حسین۔ سی۔ ایم۔ ایس سکول نارووال۔ سوم۔ اننت رام۔ سی۔ ایم۔ ایس سکول ملتان ✚

۱۸۹۶ء کے امتحان کی نسبت اگر کسی نے کوئی کیفیت دریافت کرنا ہو تو پادری۔ ای۔ اے۔ ککاسٹن صاحب سینٹ جانس کالج۔ لاہور سے دریافت کریں ✚

غزل

خون منجی صاف جب کرتا ہے داغ
تب دلِ ناشاد ہوتا باغ باغ

معترض بن کے مذہب عیسوی
سینکڑوں یوں رہگئے اپنی دماغ

کاٹ شجر بے ثمر۔ لیکن لگا
ہادیٔ دینِ حقیقی کا سراغ

ہے نجات حاصل اُسی کو جو کوئی
لاتا ایمان اور پاتا اصطباغ

کیوں تلاش استاد شاعر کی عبیر
جب مسیح گویائی کا روشن چراغ

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر ان چیف و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا کر